Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۔ پیسے

جلد ۶۵/۳۰	۵ محرم سنہ ۱۳۹۶ھ ۔ ۸ صلح ۱۳۵۵ ہش ۔ ۸ جنوری سنہ ۱۹۷۶ء	نمبر ۶

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہر آن اور ہر پل میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کی ضرورت ہے

مومن کا گزارہ تو ہو ہی نہیں سکتا جبتک اس کا دھیان ہر وقت خدا کی طرف لگا نہ رہے

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ کہ اے لوگو جو تم خدا تعالیٰ سے غافل ہو۔ دُنیا طلبی نے تم کو غافل کر دیا ہے یہاں تک کہ تم قبروں میں داخل ہو جاتے ہو مگر غفلت سے باز نہیں آتے کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مگر اس غلطی کا تم کو عنقریب علم ہو جائے گا ثُمَّ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ پھر تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ عنقریب تم کو علم ہو جائے گا کہ جن خواہشات کے پیچھے تم پڑے ہو وہ ہرگز تمہارے کام نہ آویں گی اور حسرت کا موجب ہوں گی۔ کَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْیَقِیْنِ اگر تم کو یقینی علم حاصل ہو جاوے تو تم علم کے ذریعہ سے سوچ کر اپنے جہنّم کو دیکھ لو اور تم کو پتہ لگ جاوے کہ تمہاری زندگی جہنّمی زندگی ہے اور جن خیالات میں تم رات دن لگے ہوئے ہو وہ بالکل ناکارہ ہیں۔ مَیں ہرچند کوشش کرتا ہوں کہ کسی طرح یہ باتیں لوگوں کے دل نشین ہو جاویں مگر آخر کار یہی کہنا پڑتا ہے کہ اپنے اختیار میں کچھ نہیں ہے جب تک خدا تعالےٰ خود ایک واعظ دل میں نہ پیدا کرے تب تک فائدہ نہیں ہوتا۔ جب انسان کی سعادت اور ہدایت کے دن آتے ہیں تو دل کے اندر ایک واعظ خود پیدا ہو جاتا ہے اور اس وقت اس کے دل کو ایسے کان مل جاتے ہیں کہ وہ دوسرے کی بات کو سُنتا ہے۔۔۔ غرضیکہ ہر آن اور ہر پل میں اس کی طرف رجوع کی ضرورت ہے اور مومن کا گزارہ تو ہو ہی نہیں سکتا جب تک اس کا دھیان ہر وقت اس کی طرف لگا نہ رہے۔۔۔ دین ہو یا دُنیا ہر ایک امر میں اسے خدا تعالیٰ کی ذات کی بڑی ضرورت ہے اور ہر وقت اس کی طرف احتیاج لگی ہوئی ہے جو اس کا مُنکر ہے سخت غلطی پر ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صـ ۲۸۷ ، صـ ۲۸۸)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۸ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے عمر میں غیر معمولی برکت دے اور ہمیشہ اپنی حفاظت اور تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت تاحال ناساز ہے۔ شدید درد کی تکلیف ہے۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بیٹے عزیزم جمال الدین کو ۱۳ ر دسمبر ۱۹۷۵ء بروز عیدالاضحیٰ لندن میں پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ محترم مولوی محمد دین صاحب شہید کی پوتی ہے۔ بچی کا نام "قرۃ القلوب" تجویز ہوا ہے۔ احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک صالح، خادمِ دین اور بلند اقبال بنائے۔ عمرِ دراز عطا فرمائے اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین (امۃ الغنی اہلیہ شیخ روشن دین صاحب تنویر مرحوم سابق ایڈیٹر الفضل ربوہ)

نکاح کی مُبارک تقریب

یہ اطلاع خوشی کے ساتھ سُنی جائے گی کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۹ دسمبر ۱۹۷۵ء کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں محترمہ صاحبزادی سیدہ امۃ الرؤف صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ بنت محترم سید داؤد مظفر شاہ صاحب کے نکاح کا ہمراہ مکرم سید تاثیر مجتبیٰ صاحب ابن محترم ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب بعوض بارہ ہزار روپیہ حق مہر اعلان فرمایا۔

محترمہ صاحبزادی سیدہ امۃ الرؤف صاحبہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نواسی اور حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب مرحوم و مغفور کی پوتی ہیں اور دولہا کے والد محترم ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب نصرت جہاں سکیم کے تحت مغربی افریقہ میں نہایت اہم طبّی خدمات بجا لا رہے ہیں۔

ادارہ الفضل اس تقریب سعید پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ، حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا، حضرت سیدہ مریم صدیقہ مدظلہا، حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا، محترم سید داؤد مظفر شاہ صاحب، ان کی بیگم محترمہ صاحبزادی امۃ الحکیم صاحبہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام و خاندان حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کے دیگر تمام افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو ہر لحاظ سے مبارک کرے اور اسے یمن و سعادت کا موجب بنائے۔ آمین

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
مورخہ ۸ ر صلح ۱۳۵۵ ہش
مورخہ ۸ ر جنوری ۱۹۷۶ء

اندھے تعصّب اور افتراء پردازی کی انتہا

جماعتِ اسلامی کی پارلیمانی پارٹی کے قائد پروفیسر غفور احمد کا ایک بیان روزنامہ "نوائے وقت" لاہور کی ۳ ر جنوری ۱۹۷۶ء کی اشاعت میں صفحہ ۲ پر شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ سالانہ کی تقاریر پر تنقید کی ہے اور سراسر اندھے تعصب اور انتہا درجہ کی افتراء پردازی سے کام لیتے ہوئے حسبِ ذیل بے بنیاد، جھوٹے اور انتہائی مضحکہ خیز الزامات عائد کئے ہیں۔

(۱) جماعتِ احمدیہ کے سربراہ نے اپنے مذہب کے لئے "اسلام" اور اپنے ماننے والوں کے لئے "مسلمان" کے الفاظ استعمال کرکے آئین کی خلاف ورزی کی ہے۔

(۲) انہوں نے اپنی تقریر میں بُرائیوں کے خلاف جہاد کا اعلان کیا ہے۔ اِس سے اِس امر کی نشاندہی ہوتی ہے کہ وہ اسلام اور اُمتِ محمدیہ کے خلاف منظم سازش میں مصروف ہیں۔

(۳) (بقول پروفیسر غفور احمد) پاکستانی "قادیانی" اسرائیل کی فوج میں بھرتی ہو رہے ہیں۔

تعصب انسان کی عقل پر پردہ ڈال کر اسے اندھا کر دیتا ہے۔ وہ آنکھیں رکھنے کے باوجود نہ دیکھ سکتا ہے اور دماغ رکھنے کے باوجود نہ سوچ سکتا ہے اور نہ عقل سے کام لے سکتا ہے۔ ایسا شخص بے سوچے سمجھے جو مُنہ میں آئے کہتا چلا جاتا ہے اور اسے احساس تک نہیں ہوتا کہ وہ جو کچھ کہہ رہا ہے اس کا نہ سر ہے نہ پاؤں اور یہ کہ وہ ایسی بے سروپا باتیں کرکے قوم و ملک اور اسلام کو بدنام کر رہا ہے اور دُنیا میں اس کی وقعت گرانے کا مرتکب ہو رہا ہے۔

جہاں تک پہلے الزام کا تعلق ہے ہم (اِس بحث میں پڑے بغیر کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا اور کیا نہیں فرمایا کیونکہ خود پروفیسر غفور احمد نے آپ کے معیّن الفاظ کا حوالہ نہیں دیا) اصولی طور پر یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ آئین میں نیشنل اسمبلی نے جو ترمیم کی ہے اُس کی رُو سے نیشنل اسمبلی نے قرار یہ دیا ہے کہ دستوری یا قانونی اغراض کے لئے احمدی مسلمان نہیں سمجھے جائیں گے۔ نیشنل اسمبلی کی قرارداد کے الفاظ واضح ہیں۔ ہمیں ہرگز بھی اِس امر سے انکار نہیں ہے کہ بحیثیت احمدی دستوری یا قانونی اغراض کے لئے ہمیں مسلمان نہیں سمجھا جائے گا لیکن پروفیسر غفور احمد کی اس اُپج کو کوئی ذی ہوش اور عقلمند انسان درست تسلیم نہیں کر سکتا کہ نیشنل اسمبلی کی اِس قرارداد کی رو سے احمدیوں کے وہ بنیادی شہری حقوق بھی ختم ہو گئے جن کی ہمارے ملک کا آئین دُنیا بھر کے دوسرے جمہوری دساتیر کی طرح پاکستان کے ہر شہری کو ضمانت دیتا ہے اور آئین کی دفعہ ۲۰ کی رُو سے ان میں یہ بات بالوضاحت شامل ہے کہ ہر شہری کو یہ حق حاصل ہے کہ اپنے لئے جو مذہب اور عقیدہ چاہے پسند کرے اسے اختیار کرے، اس پر عمل پیرا ہو اور اس کا اعلان کرے۔ اندریں صورت اِس امر کو تسلیم کرتے ہوئے کہ احمدیوں کو آئینی یا قانونی اغراض کے لئے مسلمان نہیں سمجھا جائے گا احمدیوں کو از رُوئے آئین یہ حق حاصل ہے کہ انہوں نے اپنے لئے جس مذہب اور عقیدہ کو پسند کر کے اختیار کیا ہے اس کا اعلان بھی کریں۔ اس پر پروفیسر غفور احمد کا معترض ہونا اور دہائی دینا سراسر آئین کی خلاف ورزی کے مترادف ہے۔ وہ اپنے اس طرزِ عمل سے ثابت کر رہے ہیں کہ انہیں نیشنل اسمبلی کے پاس کردہ آئین کا کوئی پاس نہیں ہے اور وہ بزعمِ خود جب چاہیں آئین کی دھجیاں اڑا سکتے ہیں۔

اب ہم پروفیسر غفور احمد کے دوسرے انوکھے الزام کو لیتے ہیں۔ انہوں نے الزام یہ لگایا ہے کہ چونکہ جماعتِ احمدیہ کے سربراہ نے بُرائیوں کے خلاف جہاد کا اعلان کیا ہے اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ اسلام اور اُمتِ محمدیہ کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں۔ اِس الزام کا دو اور دو چار کی طرح اس کے سوا اور کوئی مطلب نکل ہی نہیں سکتا کہ پروفیسر غفور احمد کے نزدیک اسلام اور اُمتِ محمدیہ کی خدمت کا واحد طریق یہ ہے کہ بُرائیوں کی خوب اشاعت کی جائے اور انہیں زیادہ سے زیادہ پھیلایا جائے، جہاں کسی نے بُرائیوں کو دُور کرنے اور اسلامی اخلاق کا درس دے کر نیکیاں پھیلانے کی کوشش کی اس کا مطلب یہ لیا جائے گا کہ وہ اُمتِ محمدیہ کے خلاف سازش کر رہا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

اِس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ فرمایا تھا وہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں تاکہ پروفیسر غفور احمد کے اندھے تعصب، ہٹ دھرمی اور افتراء پردازی کا پردہ چاک ہو سکے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے فرمایا:-

"اسلام انسان کے چھوٹے سے چھوٹے معاملہ سے لے کر بڑی سے بڑی چیز تک میں ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ وہ کھانے پینے، چلنے پھرنے اور باتیں کرنے کے آداب بھی سکھاتا ہے اور پھر انسان کو باخدا انسان بنانے کی طرف بھی رہنمائی کرتا ہے۔ ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم ان تمام اسلامی آداب و اخلاق کو پہلے سمجھیں اور سیکھیں اور پھر ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں کیونکہ اس کے بغیر نہ ہم خدا تعالیٰ کا پیار حاصل کر سکتے ہیں اور نہ دُنیا میں اسلام کو قائم کر سکتے ہیں۔ ... ضروری ہے کہ ہم صحیح ذرائع اختیار کریں۔ پہلے خود اسلامی اخلاق و آداب کو سیکھیں اور پھر اپنی اولاد کو سکھائیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ مَیں اِس وقت اس علمی اور تربیتی جہاد کا اعلان کرتا ہوں کہ ہماری جماعت کو فوری طور پر اسلامی اخلاق و آداب کو مدوّن کرنے کے لئے ایسے علماء مقرر کر دینے چاہئیں جو اِس بارہ میں نبیٔ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو اکٹھا کریں اور پھر انہیں جماعت کے مردوں، عورتوں، بچّوں، بوڑھوں اور جوانوں کے سامنے ایسے طور پر پیش کریں کہ وہ ان سے اچھی طرح واقف ہو جائیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔"

(الفضل ۲۹ر دسمبر ۱۹۷۵ء ص۲)

یہ ہے اسلامی اخلاق و آداب کو اپنانے اور اپنی زندگیوں کو ان کے سانچوں میں ڈھالنے کی تلقین اور اِس بارہ میں انتہائی کوشش بروئے کار لانے کے عزم کا اظہار جسے پروفیسر غفور احمد نے اسلام اور اُمتِ محمدیہ کے خلاف سازش قرار دیا ہے۔ گویا وہ چاہتے یہ ہیں کہ اسلامی اخلاق و آداب کی بجائے ہر قسم کی بداخلاقیاں اور بُرائیاں اپنانے اور انہیں پھیلانے کی تلقین کی جاتی تو یہ ان کے نزدیک اسلام اور مسلمانوں کی ایک عظیم خدمت شمار ہوتی۔ یہ نقطۂ نظر انہی لوگوں کا ہو سکتا ہے جن کے نزدیک نعوذ باللہ بوقتِ ضرورت از روئے اسلام جھوٹ بولنا جائز ہے اور جن کے پیرو مرشد ابوالاعلیٰ صاحب مودودی نے یہ فتویٰ دے رکھا ہے:-

"عملی زندگی کی بعض ضرورتیں ایسی ہیں جن کی خاطر جھوٹ کی نہ صرف اجازت ہے بلکہ بعض حالات میں اس کے وجوب تک کا فتویٰ دیا گیا ہے۔"

(ماہنامہ "ترجمان القرآن" بابت مئی ۱۹۵۸ء ص۵۱)

بُرائیاں ترک کرنے کی تلقین بوقتِ ضرورت جھوٹ کو واجب سمجھنے والے پروفیسر صاحب کو کیوں بُری نہ لگے اور وہ کیوں اِس پر ناک بھوں نہ چڑھائیں۔ اگر لوگ اسلامی تعلیم کے مطابق صحیح معنوں میں سچ پر عمل پیرا ہو جائیں تو انہیں اپنا پول کھلتا نظر آتا ہے اور وہ جھنجھلا اُٹھتے ہیں کہ اِس طرح تو ان کی دال نہیں گلے گی۔

تیسرا الزام بھی سرتاپا جھوٹ پر مبنی اور انتہائی مضحکہ خیز ہے۔ فلسطین میں یہودی مملکت قائم کرنے کے انتہائی ظالمانہ اقدام کے خلاف جماعتِ احمدیہ نے بالعموم اور محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے بالخصوص جس شدّت سے آواز اُٹھائی اور انہوں نے عرب بھائیوں کے کاز کو تقویت پہنچانے میں اقوامِ متحدہ میں جو گرانقدر خدمات سرانجام دیں انہیں یہاں دہرانے کی ضرورت نہیں اس لئے کہ وہ تاریخ کا حصہ ہیں اور مستقبل کا مورّخ انہیں کبھی فراموش نہیں کر سکے گا۔ مسلمانوں کے مفادات کو تقویت پہنچانے میں ہمیشہ پیش پیش رہنے والی جماعت کے افراد پر یہ الزام لگانا کہ وہ اسرائیل پہنچ کر یہودِ نامسعود کی فوج میں بھرتی ہو رہے ہیں حقیقت کا منہ چڑانے اور قیامِ پاکستان کے وقت خود مسلمانوں کے مفاد سے اپنی غدّاری پر پردہ ڈالنے کی ناکام کوشش کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ اِس دیدہ دلیری سے ایسا سفید جھوٹ وہی بول سکتے ہیں جن کا جھوٹ ہی اوڑھنا بچھونا ہو اور جنہوں نے اپنے خود ساختہ مذہب کی رو سے جھوٹ بولنے کو اپنے پر واجب کر رکھا ہو۔

خدا تعالیٰ ایسے جھوٹوں اور جھوٹ کی اشاعت کرنے والوں کے شر سے قوم و ملک کو محفوظ رکھے اور بُرائیوں اور علی الخصوص افتراء پردازیوں کا قلع قمع کر کے سچ کو غلبہ عطا فرمائے اور قوم کو صحیح معنوں میں متحد کر کے اسے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بنا دے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ:-

"آئندہ چندہ جلسہ سالانہ لازمی ہوگا" (شوریٰ ۱۹۳۸ء)

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ــــ اہلی زندگی

مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ

(۵)

نواسوں اور گھر کے بچوں سے حضور کا سلوک

اولاد کی محبت کا تقاضا ہے کہ ان کی اولاد بھی عزیز ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نرینہ اولاد میں سے کوئی بقید حیات نہ تھا نواسوں اور محبوب زیدؓ کی اولاد سے آپ کا سلوک قابل رشک تھا۔ حضرت حسنؓ حضرت حسینؓ اور اسامہؓ سے پیار کے متعدد واقعات کتب احادیث میں مذکور ہیں۔ آپ نواسوں کو گود میں اٹھاتے ان کو سینہ سے لگاتے ان کا منہ چومتے اور کبھی آپ ان سے عجیب انداز میں ہنسی لاڈ کرتے نظر آتے ہیں اور کبھی ان کی تکلیف دیکھ کر آپ کی آنکھیں پرنم ہو جاتی ہیں۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں میری ان آنکھوں نے دیکھا اور ان کانوں نے سنا کہ حضورؐ نے حسینؓ کو پکڑا ہوا ہے۔ اس کے پاؤں حضورؐ کے پاؤں پر تھے اور آپ فرماتے تھے آجاؤ چڑھو اوپر چڑھو۔ یہاں تک حضرت حسینؓ کے پاؤں حضورؐ کے سینہ پر آگئے۔ پھر حضورؐ نے حسینؓ کو کہا منہ کھولو حسینؓ نے منہ کھولا تو حضورؐ نے منہ چوم لیا اور کہا اے پروردگار میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ

(ادب المفرد)

حضرت ابوہریرہؓ کی ہی ایک روایت ہے کہ ایک روز میں حضورؐ کے ساتھ چلا جا رہا تھا۔ حضرت فاطمہؓ کے خیمہ میں تشریف لائے فرمایا وہ چھوٹا بچہ کہاں ہے؟ آپ کی مراد حسن حسینؓ سے تھی حضرت فاطمہؓ آپ کو نہلا رہی تھیں نہلا کر کپڑے پہنائے اور حسنؓ اور حسینؓ دوڑے ہوئے آئے اور آ کر حضورؐ سے چمٹ گئے حضورؐ نے سینہ سے انہیں لگایا۔ اور خدا سے یوں عرض کی۔

مولا! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت رکھیو!

(مسلم کتاب الفضائل)

حسنؓ اور حسینؓ کو سواری پر اپنے آگے پیچھے حضورؐ بٹھا لیتے اور کبھی اپنے کندھوں پر سوار کر لیتے۔

(ابن ماجہ کتاب الفضائل و ادب المفرد)

ایک روز کسی نے حضورؐ کو کھانے پر بلایا آپ کے ساتھ بعض صحابہ بھی تھے حضورؐ نے گلی میں حسینؓ کو دیکھا تو حضورؐ صحابہ رضوان سے آگے بڑھے اپنے دونوں بازو کھول دیئے حسینؓ کبھی ادھر دوڑتے کبھی ادھر حضورؐ نے انہیں پکڑا ایک ہاتھ حسینؓ کی ٹھوڑی کے نیچے رکھا اور ایک سر کے پچھلے حصہ میں اور حسینؓ کا منہ چوما۔

(ترمذی ابواب المناقب)

یہاں مجھے بے اختیار وہ واقعہ یاد آگیا۔ جب دربار یزید میں طشت میں رکھ کر حضرت حسین علیہ السلام کا سر لایا گیا اور یزید نے حضرت حسینؓ کے دانتوں پر چھڑی لگائی تو ایک صحابیؓ نے کہا چھڑی کو پرے ہٹا۔ میں نے ان دانتوں پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیتے دیکھا ہے۔ خولہ بنت حکیمؓ کہتی ہیں ایک بار حضورؐ نے اپنے ایک نواسہ کو گود میں اٹھایا ہوا تھا اور آپ فرما رہے تھے تم اولاد ماں باپ کو بخیل بناتے ہو۔ بزدل بناتے ہو۔ تمہاری وجہ سے بعض اوقات وہ جہالت یعنی لڑائی جھگڑے کرتے ہیں۔ لیکن تم جنت کی بھی تو خوشبو ہو

(ترمذی ابواب البر و الصلۃ)

اس فقرہ میں بچوں سے پیار اور اس کے تقاضوں کے دو پہلو کیا عمدہ طریق پر بیان کئے ہیں۔ یہ بچے کس طرح بعض اوقات ماں باپ کو قربانی سے روکتے ہیں ان کی وجہ سے بعض دفعہ ماں باپ کیا کیا نادانی کرتے ہیں۔ لیکن بچے ماں باپ کے لئے کتنی راحت اور سکینت کا بھی موجب ہیں۔ کئی بار حضرت حسنؓ کو ایک ران پر اور اسامہؓ کو دوسری ران پر آپ بٹھا لیتے اور سینہ سے بھینچتے اور خدا سے دعا کرتے اے اللہ! میں ان پر رحم کرتا ہوں تو بھی ان پر رحم فرما

(بخاری کتاب الادب باب وضع الصبی)

اور میرا ہی نہیں ہر مسلمان کا ایمان ہے کہ جس پر رحمۃ للعالمین کی شفقتیں ہوئیں۔ وہ خدا کی بھی رحمتوں کا مورد بن گیا۔ ایک دفعہ حضرت زیدؓ کے بیٹے اسامہؓ کو چوٹ لگ گئی حضورؐ اس کا خون پونچھتے تھے اور ماں کی طرح پیار کرتے ہوئے فرماتے

لَوْ كَانَ أُسَامَةُ جَارِيَةً لَكَسَوْتُهُ حِلْيَةً۔

(مسند احمد جز سادس صفحہ ۲۲۲)

اگر اسامہ لڑکی ہوتی تو میں اسے زیور پہناتا ــــ ٹھیک۔ فرمایا تھا مسیح پاک آپ نے سچ

آں ترحمہا کہ خلق از وے بدید
کس ندیدہ در جہاں از مادرے

وہ شفقت جو مخلوق نے آپ سے دیکھی کسی نے دنیا میں ماں سے بھی نہ دیکھی ہوگی ایک روایت میں اسامہؓ کے ناک صاف کرنے کا بھی ذکر آتا ہے۔

(ترمذی ابواب التفسیر)

نواسے حضرت حسنؓ کا عقیقہ نانا نے اپنی جیب سے کیا اور اسکے کان میں خود اذان دی۔

(ترمذی ابواب الاضاحی ابواب الاذان)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ ایک روز اسامہؓ کے والد زیدؓ آئے انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا حضورؐ اٹھے کہ اوپر کی چادر گھسٹتی جاتی تھی بدن مبارک ننگا تھا آگے بڑھے زیدؓ کو گلے سے لگایا اور چوما (ترمذی باب ما جاء فی المعانقہ)

ایک روز حضرت فاطمہؓ کا بچہ بیمار تھا۔ بچے کی نازک حالت ہو رہی تھی بیٹی نے باپ کو بلوا بھیجا۔ حضورؐ نے پیامبر کو کہا جاؤ فاطمہ کو کہو خدا کا ہی ہے جو اس نے لیا اور جو اس نے دیا۔ ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے اسے کہو صبر کرے اور ثواب جانے پیامبر دوبارہ آیا اور کہا فاطمہؓ آپ کو قسم دیتی ہیں کہ آپ ضرور آئیں حضورؐ کے ساتھ سعدؓ بن عبادہ اور معاذؓ بن جبل بھی تھے۔ آپ حضرت فاطمہؓ کے گھر تشریف لے گئے بیٹی نے اپنا بچہ اٹھا کر آپ کی جھولی میں ڈال دیا۔ بچے کا سانس اکھڑ رہا تھا۔ حضورؐ کے آنسو بہہ پڑے سعدؓ نے کہا آقا یہ کیا؟ فرمایا یہ اللہ کی رحمت ہے جو اس نے اپنے بندوں کے دل میں رکھی ہے اور اللہ اپنے رحم کرنے والے بندوں پر ہی رحم کرتا ہے (مسلم کتاب الجنائز)

حضور بچوں کو اٹھاتے بعض دفعہ بچے آپ پر پیشاب بھی کر دیتے جسے حضورؐ صاف کر دیتے (مسند احمد جز سادس)

آپ کی نسبتی بہن حضرت اسماءؓ کے بچہ پیدا ہوا حضرت عائشہؓ بہن کے بچے کو لے کر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں حضورؐ نے بچے کو گڑھتی دی اور فرمایا یہ عبداللہ ہے اور عائشہ تو ام عبداللہ

(ایضاً صفحہ ۹۳)

حضورؐ کے آخری لمحات میں زبان خاموش ہے ــــ اسامہؓ قریب گئے ــــ تو حضورؐ نے آسمان کی طرف ہاتھ بلند فرمائے پھر اسامہؓ کے سر پر رکھتے اسامہؓ کہتے ہیں میں سمجھتا تھا آپ میرے لیے دعا کر رہے ہیں۔ یا یوں کہہ لیجئے۔ منہ بولے بیٹے کے یتیم بچے کو خدا کے سپرد فرما رہے ہیں (ابن ہشام جلد ۲ صفحہ ۱۰۶۶)

پیار میں عدل و اعتدال اور اولاد کی تربیت

اگر اولاد کو باپ کے پیار سے تو حصہ وافر مل گیا۔ لیکن ان کی تربیت کی طرف کما حقہ توجہ نہ دی تو پیار اولاد کو بگاڑنے کا موجب بھی بن جاتا ہے اور بسا اوقات نوبت اس حد تک بھی پہنچ جاتی ہے کہ اولاد نیک ماں باپ کے لئے بدنامی کا باعث بن جاتی ہے۔ اسلئے کسی نے تربیت اولاد کے بارہ میں کہا ہے۔ نوالہ سونے کا نگاہ شیر کی۔ اور سب سے بڑا ذریعہ تو اولاد کی تربیت کا دعا ہے دعا کے بارہ میں اوپر بیان ہو چکا ہے کہ آپ کس طرح ان کو سینے سے چمٹا کر دعا فرماتے تھے۔ حتیٰ کہ مرض الموت میں بھی زیدؓ کا یتیم بیٹا سمجھتا ہے کہ میرے لیے دعا فرما رہے تھے اس کے علاوہ آپ محبت و پیار کے ساتھ ہر جہت سے آپ کی تربیت کا خیال رکھا اور اولاد کی محبت میں عدل و اعتدال کا پہلو کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑا۔

حضرت انسؓ بن مالک روایت کرتے ہیں کہ ایک بار چھ ماہ تک حضورؐ صبح کی نماز کے لئے جب مسجد تشریف لے جاتے تو حضرت فاطمہؓ کے دروازے پر فرماتے:

اَلصَّلٰوۃُ یَا اَھْلَ الْبَیْتِ
اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا۔

(ترمذی ابواب التفسیر صفحہ ۱۵۲)

گھر والو! نماز کا وقت ہوگیا۔ اہل بیت اللہ تعالیٰ تم سے ہر قسم کی پلیدی دور کرنا چاہتا ہے اور تمہیں پاک کرنا چاہتا ہے۔

عبد الحمید روایت کرتے ہیں کہ ان کی ماں حضورؐ کی ایک بچی کی خدمت کیا کرتی تھی۔ اسکو حضورؐ کی صاحبزادی نے بتلایا

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُعَلِّمُھَا یَقُوْلُ قُوْلِیْ حِیْنَ تُصْبِحِیْنَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

(ابوداؤد ابواب النوم باب ما یقول اذا اصبح)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے سکھایا کرتے تھے کہ جب تو صبح بیدار ہو تو سبحان اللہ وبحمدہ ولا قوۃ الا باللہ کہا کرو کہ خدا پاک ہے اور اس کے سوا کسی کو کوئی قوت نہیں۔

ایک بار حضورؐ کی لخت جگر حضرت فاطمہؓ آئیں ہاں ان وہی فاطمہؓ جس کا احترام کر حضورؐ استقبال فرماتے پیشانی پر بوسہ دیتے اور پاس بٹھاتے آیا! چکی پیس پیس کر ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے ہیں مشکیزہ اٹھا اٹھا کر میری کمر پریشان پڑ گیا ہے۔ جھاڑو خود دیتی ہوں۔ بدر کے قیدی آئے ہیں۔ مجھے بھی گھر کے کام کاج کے لئے کوئی قیدی مرحمت فرمائیں۔ ارشاد ہوا۔

سَبَقَکُنَّ یَتَامٰی بَدْرٍ

وہ تو بدر کے یتیم تم سے پہلے آکر لے گئے اور بیٹی تمہیں اس سے ایک اچھا عطیہ دیتا ہوں سوتے وقت تینتیس تینتیس دفعہ سبحان اللہ، الحمد للہ اور چونتیس دفعہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ (ابوداؤد ابواب النوم باب فی التسبیح عند النوم)

(بخاری کتاب النفقات المرأۃ فی بیت زوجھا)

کاشانہ نبوی میں کھجوریں پڑی ہوئی تھیں حضرت حسنؓ چھوٹے تھے ایک کھجور اٹھا کر منہ میں ڈال لی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا

کَخْ کَخْ لِیَطْرَحَھَا ثُمَّ قَالَ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّا لَا نَاْکُلُ الصَّدَقَۃَ

(بخاری کتاب الزکوٰۃ)

اخ تھو! پھینک دو تمہیں علم نہیں ہم صدقہ نہیں کھاتے؟

ان دونوں واقعات کی سماعت کے بعد اب وہ واقعہ اور اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سنئیے اور آپ کے عدل پر سر دھنئے مخزوم قبیلہ کی ایک عورت فاطمہ نامی نے چوری کی اسلامی تعزیر کی رو سے اس کے ہاتھ کاٹے جاتے تھے۔ لیکن چونکہ یہ ایک معزز قبیلہ کی عورت تھی لوگوں میں چہ میگوئیاں ہونا شروع ہوئیں کہ اسکے ہاتھ نہ کٹنے چاہئیں۔ پھر مشورہ ہوا کہ حضورؐ کی خدمت میں کون سفارش کے لئے جائے نظر انتخاب حضورؐ کے محبوب زیدؓ کے بیٹے اسامہؓ پر پڑی چنانچہ انہیں حضورؐ کی خدمت میں سفارش کے لئے بھجوایا۔ حضورؐ نے سنا تو فرمایا اسامہ! کیا تو خدا کی بیان فرمودہ سزا کے بارہ میں سفارش کرتا ہے۔ یہ تو فاطمہ مخزومیہ ہے۔

لَوْ اَنَّ فَاطِمَۃَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ یَدَھَا۔

(بخاری کتاب الحدود)

اگر محمد کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرے تو محمد اسکے بھی ہاتھ کاٹ دے۔ اور فرمایا تم سے پہلی قومیں اسی لئے ہلاک ہوئیں کہ جب کسی بڑے آدمی سے قصور سرزد ہوتا تو اسے چھوڑ دیا اور جب کسی معمولی آدمی سے وہی گناہ سرزد ہوا اس پر تعزیر نافذ کر دی۔

اے مسیح پاک کے درختِ وجود کی سرسبز شاخو! حدیث میں آیا ہے کہ جب مہدی دنیا میں آئے گا

یَمْلَأُ الْاَرْضَ عَدْلًا وَقِسْطًا کَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا۔

وہ زمین کو عدل سے اسی طرح بھر دیگا جس طرح وہ ظلم سے بھری ہوگی۔ قوموں کی تعمیر و ترقی میں عدل و انصاف ایک نہایت اہم جزو ہے اور جب کسی عمارت کا یہ ستون گر جائے پھر اس معاشرہ کے تباہ و برباد ہونے میں کوئی کسر نہیں رہتی۔

یہاں تو عدل کے قیام کے لئے سفارش کو رد فرمایا تھا لیکن جہاں سفارش رحم کو اپیل کرنے کے لئے تھی اور کسی کا حق غصب کرنے کے لئے نہ تھی اور دنیا پر کھلا تھا کہ رسول بنی نوع انسان کے لئے رحمت بن کر آیا ہے وہاں رضاعی بہن کی بھی سفارش قبول کر لی۔ رحمۃ للعالمین رحیم و رحمان خدا کا حقیقی مظہر تھا جنگ حنین کے بعد بجاد نامی ایک شخص اور اس کی بیوی کو مسلمان پکڑ کر لائے صحابہؓ نے اسے چلنے کے لئے ذرا سختی سے کہا تو عورت نے کہا۔

تَعْلَمُوْا! وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاُخْتُ صَاحِبِکُمْ فِی الرَّضَاعَۃِ۔

خبردار! میں تمہارے آقا کی رضاعی بہن ہوں۔ حضورؐ کے پاس اسے لایا گیا تو حضورؐ نے اسے پہچانا نہیں اور پوچھا کیا علامت ہے کہ تم میری رضاعی بہن ہو۔ اس نے کہا آپ جب چھوٹے تھے تو آپ نے میری پشت پر دانت کاٹے تھے۔ یہ اس کا نشان ہے۔ حضورؐ نے اپنی چادر بچھا دی اسے بٹھایا اور فرمایا اگر تو چاہے تو میرے پاس رہ میں ہر طرح تمہاری تکریم کروں گا لیکن اگر تو چاہے تو اپنے گھر جا سکتی ہے اور جس چیز کی ضرورت ہے یہاں سے لے جا۔ چنانچہ حضورؐ نے اسے ایک غلام اور ایک لونڈی دی اور وہ خوشی خوشی اپنے گھر روانہ ہوگئی۔

(ابن ہشام جلد نمبر ۲ صفحہ ۱۰۲۳)

ایک بار حضورؐ سفر سے واپس تشریف لائے حضرت فاطمہؓ کے گھر گئے کیا دیکھا کہ فاطمہؓ نے گھر میں پردے لٹکائے ہیں اور حسنؓ حسینؓ کو چاندی کے کڑے پہنائے ہیں گھر میں داخل نہ ہوئے۔ حضرت فاطمہؓ نے محسوس کر لیا تو گھر کے پردے اور حسنؓ حسینؓ کے چاندی کے کڑے اتار دئیے وہ دونوں روتے ہوئے نانا کے پاس پہنچے حضور نے ثوبان رضی اللہ عنہ سے فرمایا ان بچوں کو فلاں کے پاس لے جاؤ

اِنَّ ھٰؤُلَاءِ اَھْلِیْ اَکْرَہُ اَنْ یَّاْکُلُوْا طَیِّبَاتِھِمْ فِیْ حَیَاتِھِمُ الدُّنْیَا۔

میں پسند نہیں کرتا کہ میرے اہل و عیال زندگی کی ساری لذتیں اس دنیا میں ہی لے لیں جاؤ انہیں جانوروں کے دانت یا پتھروں کے منکوں کے ہار اور ہاتھی دانت کے کڑے لے دو۔

(مشکوٰۃ کتاب اللباس)

مرض الموت میں بیٹی فاطمہؓ آئیں تو آپ کی گھبراہٹ دیکھ کر پکار اٹھیں۔ واکرب اباہ! ہائے میرے ابا کی گھبراہٹ۔ مقدس باپ نے سنا تو پاس بلایا کان میں کچھ کہا بیٹی کی آنکھوں سے آنسوؤں کا چشمہ ابلنے لگا۔ پھر لخت جگر کو قریب بلایا۔ آہستہ سے کان میں کچھ کہا بیٹی کے آنسو غائب ہو گئے اور لبوں پر مسکراہٹ دوڑنے لگی۔

میرے آقا جان! تو نے ٹھیک کہا تھا تو ہماری بینا آنکھ تھی۔ آپ خدا کو پیارے ہو گئے تو عشاق کی آنکھوں میں دنیا تاریک ہو گئی۔

تیرہ سو سال کے بعد تیرا ایک عاشق صادق قادیان کی بستی میں حسانؓ کا یہ شعر گنگنا رہا تھا اور آنکھوں سے اشکوں کی جھڑی لگی تھی

کنت السواد لناظری فعمی علیک الناظر
من شاء بعدک فلیمت فعلیک کنت احاذر

اور ہمارے آنسو تھم جاتے ہیں۔ چہرہ تمتما اٹھتا ہے جب یہ دیکھتے ہیں کہ ہمارے آقا کی تعلیم زندہ ہے۔ اس کا فیضان جاری ہے اس کی راہنمائی کبھی ختم نہیں ہوگی۔ وہ امت کے لئے رحمتوں کا نہ ختم ہونے والا خزانہ چھوڑ گئے ہیں۔

میرے آقا! میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ خدا کی مجسم رحمت تھے۔ آپ بنی نوع انسان کے رہنما تھے۔ آپ کو خدا نے نوع انسان کے لئے نمونہ بنا کر بھیجا تھا۔ جس نے آپ کے قدم پر قدم رکھا اس کی دلی زندگی ہی نہیں دین و دنیا سنور گئیں۔

میرے آسمانی آقا ہماری التجا ہے کہ قیامت کے دن جب ہم تیری درگاہ میں حاضر ہوں ہمیں ہمارے پیارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت نصیب ہو اے گنبد خضرا کے شاہ نشین! اے سدرۃ المنتہیٰ کے مکین! اے تاج مرسلین اے خاتم النبیین! اے شفیع المذنبین ——! ہمیں کسی عمل پر ناز نہیں تیری شفاعت کے بھکاری بن کر آئے ہیں۔ ع

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الاولین والآخرین

درخواستِ دعا

مکرم محمد اکبر صاحب کا پاؤں ۲۲ دسمبر ۱۹۵۵ء کو چوٹ آنے کی وجہ سے شدید زخمی ہوگیا ہے جس کی وجہ سے تکلیف زیادہ ہے۔ احباب سے انکی کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

عبد الحمید مبشر
خلیل آباد کالونی۔ کوٹلی (آزاد کشمیر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اکنافِ عالم میں اشاعت اسلام کیلئے مخلصانہ پیشکش

(قسط ۱۵)

(۱)	مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب میرپور خاص	1025 — 00
(۲)	محترمہ بیگم صاحبہ 〃	1025 — 00
(۳)	مکرم چوہدری نور احمد صاحب 〃	1000 — 00
(۴)	〃 عبدالکریم صاحب 〃	1010 — 00
(۵)	〃 ملک غلام احمد صاحب آڑھتی کنری ضلع تھرپارکر	1000 — 00
(۶)	〃 چوہدری عطاء محمد صاحب 〃 〃	1000 — 00
(۷)	〃 ڈاکٹر رشید احمد صاحب 〃 〃	1000 — 00
(۸)	〃 چوہدری منیر احمد صاحب حفیظ آڑھتی 〃	1000 — 00
(۹)	〃 حاجی محمد حسین صاحب 〃 〃	1000 — 00
(۱۰)	〃 محمد سلیم صاحب 〃 〃	1000 — 00
(۱۱)	〃 خلیل احمد صاحب آڑھتی 〃 〃	1000 — 00
(۱۲)	〃 فضل کریم صاحب پھیرو چیچی ضلع تھرپارکر	1010 — 00
(۱۳)	〃 محمد علی صاحب ناصر آباد 〃	1000 — 00
(۱۴)	〃 نثار احمد صاحب بڈھیار ناصر آباد 〃	1000 — 00
(۱۵)	〃 محمود احمد صاحب طارق آباد 〃	1020 — 00

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

قائدین اضلاع خدام الاحمدیہ کی توجہ کے لئے

ابھی سے کوشش فرمائیں کہ ۱۵ر تبلیغ (۱۵ر فروری) تک آپ اپنے ضلع کی سو فیصد مجالس سے فہرستِ تجنید مکمل طور پر مرکز میں ارسال فرما سکیں۔ اس اعلان کے ذریعے قائدین مجالس کو بھی مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ جلد از جلد اپنی فہرستِ تجنید اپنے قائد ضلع کو بھیج دیں۔ ایسے خدام جو کسی مجلس میں شامل نہیں اُن کے پتہ جات بھی مہیا کریں۔

(مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان نکاح

۹ر دسمبر ۱۹۷۵ء کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے از راہِ شفقت میری بیٹی عزیزہ امۃ النصیر طاہرہ کا نکاح ہمراہ عزیزم مظفر احمد ثاقب ابن چوہدری منظور احمد صاحب مرحوم بعوض مبلغ دس ہزار روپیہ مہر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے ہر جہت سے مبارک اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین

(میاں عطاء الرحمٰن سابق پروفیسر (فزکس) تعلیم الاسلام کالج دارالرحمت وسطی ربوہ)

پروگرام مطالعہ کتب برائے سال ۷۶-۱۹۷۵ء

سالِ رواں میں خدام الاحمدیہ کے لئے حسب ذیل کتب برائے مطالعہ تجویز کی گئی ہیں۔ خدام بھائیوں سے پُر زور اپیل کرتا ہوں کہ اس مفید پروگرام پر عمل کر کے اپنی معلومات میں اضافہ کریں۔ قائدین کرام سے گزارش ہے کہ یہ کتب بروقت حاصل کر کے خدام کو مہیا فرمائیں۔ ہر ماہ کے آخر میں زبانی یا تحریری امتحان لیکر مرکز کو رپورٹ مطبوعہ رپورٹ فارم پر ارسال فرمائیں۔

جنوری ۱۹۷۶ء - اسلامی اصول کی فلاسفی
فروری 〃 - انوارِ خلافت قدسیہ
مارچ 〃 - احمدی و غیر احمدی میں فرق
اپریل 〃 - مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی
مئی ۱۹۷۶ء - ایک غلطی کا ازالہ
جون 〃 - آسمانی فیصلہ
جولائی 〃 - ضرورۃ الامام
اگست 〃 - نشانِ آسمانی
ستمبر 〃 -
اکتوبر 〃 -

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

محترم شیخ فضل حسین صاحب مہاجر قادیان کی یاد میں

(مکرم عزیز احمد صاحب آرسیکو لائل پور)

میرے تایا ابا مرحوم قریباً ۱۹۰۰ء میں قادیان دارالامان میں پیدا ہوئے۔ ابھی آپ چھ سات سال کے تھے کہ والدہ ماجدہ کا سایہ سر سے اُٹھ گیا اور والد مرحوم نے درویشی کا روپ دھار لیا۔ اس طرح آپ بالکل بے سہارا رہ گئے۔ خدا تعالیٰ نے محترم شیخ رحمت اللہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کو توفیق عطا فرمائی کہ آپ نے انہیں اپنے سایہ عاطفت میں لے لیا۔ ان کی بزرگانہ شفقت، پیار اور محبت نے والدین کی کمی پوری کر دی۔ جوان ہوئے تو حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔

مدرسہ احمدیہ میں داخلہ لیا اور لکھنا پڑھنا اور دینی معلومات حاصل کیں۔ لیکن غالباً دوسری تیسری کلاس میں ہی تعلیم چھوڑ کر کاروبار شروع کر لیا۔ سلسلہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ مکیریاں ضلع جالندھر تبلیغ کے لئے گئے۔ شدھی کی تحریک کے زمانہ میں ملکانہ کے علاقہ میں نہایت کامیاب مجاہدانہ خدمات سرانجام دیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی عشق کی حد تک عزت فرماتے۔ آپ کی محبت و شفقت کے بہت سے واقعات سُنایا کرتے۔

جمعہ کے روز مسجد احمدیہ لائل پور میں صبح ہی سے آجاتے۔ مجلس قائم ہو جاتی۔ واقفیت بہت وسیع تھی۔ آپ سلسلہ احمدیہ کے تاریخی واقعات سُناتے جس کی وجہ سے سُننے والوں کے ایمان تازہ ہوتے۔

"احمدیہ بوٹ ہاؤس" کے نام سے آپ کی قادیان میں جوتوں کی واحد اور بہت پُرانی دوکان تھی۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ کے لئے خاص طور پر جوتا تیار کرواتا۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد اور خاص طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو جوتا پہنانا اپنے لئے بڑا فخر بیان فرماتے تھے۔

آج سے قریباً گیارہ سال قبل گُردہ کے اپریشن نے ایسا اثر چھوڑا کہ ایک دن بھی بغیر دوائی نہ گزرا۔ دو سال سے تکلیف بڑھ گئی تھی۔ ذیابیطس نے بیماری میں پیچیدگی پیدا کر دی۔ ایک سال سے بلڈ پریشر نے بھی اپنا رنگ دکھایا۔ وفات سے ایک ہفتہ قبل شدید حملہ ہوا۔ ۱۵ر اگست ۱۹۷۵ء کو میاں محمد ہسپتال میں داخل کروایا۔ ڈاکٹروں نے آکسیجن لگا دی۔ آخر ۱۷ر اگست ۱۹۷۵ء کو ۷۵ سال عمر پا کر صبح ۹ بج کر ۲۰ منٹ پر اپنے مالکِ حقیقی کے پاس چلے گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم موصی تھے۔ اسی روز نعش ربوہ لے گئے۔ نماز جنازہ مکرم قریشی فضل حق صاحب نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مولوی حکیم شیخ خورشید احمد صاحب نے دعا کرائی۔

مرحوم نے بیماری کا سارا عرصہ نہایت صبر، تحمل، بردباری، حوصلہ اور ہمت سے گزارا۔ کبھی طبیعت میں گھبراہٹ پیدا نہ ہوتی۔ چڑچڑا پن نہ آیا۔ خندہ پیشانی میں سر مو فرق نہ پڑا۔ آخر دم تک ہوش و حواس قائم رہے۔ باتیں کرتے رہے۔

مرحوم میرے خالو بھی تھے۔ ساری زندگی دونوں بھائیوں نے اکٹھی بسر کی۔ ہمارے گھر کی سرپرستی، بیاہ شادی وغیرہ سب آپ کے ذمہ تھی۔ ہم سب بھائی بہن آپ کو ابا جان اور اپنے والد بزرگوار شیخ فضل احمد صاحب دام اقبالہ، کو چچا جان کہتے۔ ہم بہن بھائیوں میں دو افراد قابلِ شادی باقی تھے جن کا مرحوم کو بہت فکر دامنگیر تھا۔ وفات سے ۱/۲ ۲ ماہ قبل بہن کی شادی اور چندہ یوم قبل بھائی کا نکاح کر کے اپنے تمام فرائض بخوبی سرانجام دیکر نہایت کامیاب و کامران زندگی سے سرفراز ہو چکے تھے کہ بلاوا آگیا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں بلند درجات سے نوازے اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے۔ آمین۔

درخواست دعا

خاکسار کو آج کل بعض کاروباری پریشانیاں ہیں۔ احباب سے ان کے دُور ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

منیر احمد طاہر
نوید کلاتھ سٹور
حق نواز روڈ - ٹاؤن شپ سندھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ جدید کے انیسویں نئے سال کا اعلان

اور

اس میں ایک نئے باب کا آغاز

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت و ذرّہ نوازی اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۲ر صلح ۱۳۵۵ ہش / ۲ر جنوری ۱۹۷۶ء میں "وقفِ جدید" کے نئے انیسویں سال کا اعلان فرماتے ہوئے وقفِ جدید کے شعبۂ ارشاد میں ایک نئے اور نہایت ہی اہم باب کا آغاز فرمایا ہے جس سے انشاء اللہ العزیز معلمین کی کمی دور ہو جائے گی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ جماعت کے ایسے احباب جو اپنا پورا وقت سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف نہیں کر سکتے لیکن وہ خدمتِ سلسلہ کا شوق رکھتے ہیں وہ اپنے آپکو حضور کی خدمت میں (براہِ راست یا بذریعہ "وقفِ جدید") خدمتِ دین کے لئے پیش کریں انہیں "وقفِ جدید" کے انتظام کے ماتحت تین ماہ یا کم از کم ایک ماہ کے لئے ارشاد کے کام کی تربیت دی جائے گی اس کے بعد وہ واپس جا کر اپنے ماحول میں آنریری طور پر بلا معاوضہ تربیت و اصلاح کا کام کریں گے۔

امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہذا درخواست ہے کہ وہ فوری طور پر اپنی جماعتوں میں حضور کی اس نہایت ہی اہم تحریک کو موثر رنگ میں پیش فرماویں اور ایسے احباب کے اسماء جو اس کام کے اہل ہوں حضور کی خدمت میں براہِ راست یا بذریعہ "وقفِ جدید" بھجوا کر ممنون فرماویں اور اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جلد از جلد اس بابرکت اور عظیم الشان تحریک میں شامل ہوں۔

چندہ وقفِ جدید کے بارہ میں بھی تاکیداً عرض ہے کہ وصول شدہ رقوم جلد مرکز میں بھجوائی جاویں۔ بقایا جات کی وصولی کے لئے کوشش فرمائی جاوے نیز نئے سال کے وعدہ جات نمایاں اضافوں کے ساتھ بھجوائے جائیں۔ معاونینِ خاص اور "دفتر اطفال" کی طرف خصوصی توجہ فرمائی جائے۔

(ناظم ارشاد وقفِ جدید)

دعائے مغفرت

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترمہ ناظراں بیگم صاحبہ جو مکرم مبشر احمد صاحب طاہر جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ پسرور کی خالہ تھیں ۲۱ر دسمبر ۱۹۷۵ء کو وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے برادرم مبشر احمد صاحب طاہر اور مکرم ملک اعجاز احمد صاحب مرحومہ کا تابوت ربوہ لائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر پہ دعا مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے کرائی۔

مرحومہ ۱۹۱۲ء میں پیدا ہوئیں اور قریباً ۶۲ سال کی عمر پائی۔ پیدائشی احمدی، نیک، عبادت گزار اور صاحبِ کشف و رؤیا خاتون تھیں۔ احباب سے ان کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(سید قربان حسین شاہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس (ریٹائرڈ) دار الصدر غربی ربوہ)

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی نمایاں کامیابی

سرگودھا ڈویژن امیچیور ایتھلیٹکس ایسوسی ایشن کے زیرِ اہتمام منعقد ہونیوالے ٹورنامنٹ میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے دو طلباء نے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے:-

۱۔ حافظ محمود احمد	۱۵۰۰ میٹر کی دوڑ میں اول
۲۔ " "	۸۰۰ " " " دوم
۳۔ مبارک احمد گھمن	تھالی میں دوم

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ہر لحاظ سے مبارک کرے۔

(عبد السمیع خان ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ ربوہ)

اعلانِ نکاح و تقریبِ رخصتانہ

(۱) عزیزی عصمت شاہین سلمہا بنت مکرم محمد رفیق صاحب آف کراچی کا نکاح محمد سلیم سلمہ ولد مکرم رانا محمد اسمٰعیل صاحب کے ہمراہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے ۳۰ر دسمبر ۱۹۷۵ء کو دس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اسی روز شام کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جس میں محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے بابرکت کرے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین

(محمد سعید ابن محمد رفیق صاحب آف کراچی)

(۲) خاکسار کی بچی عزیزہ رفعت سلطانہ سید کی تقریب رخصتانہ ہمراہ عزیزم نصیر احمد سید ابن سید مبشر احمد صاحب آف لندن بر مکان لیفٹیننٹ ناصر احمد صاحب (نیوی۔ کراچی) بروز جمعہ مورخہ ۲ر جنوری ۱۹۷۶ء کو عمل میں آئی۔

مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی نے مختصر تقریر میں لڑکے اور لڑکی والوں کے فرائض پر روشنی ڈالتے ہوئے زور دیا کہ ہمارے سب کاموں میں تقویٰ ضروری ہے۔ بعد میں لمبی دعا فرمائی۔

احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ فریقین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے اور اپنے فضل و کرم سے حسناتِ دارین سے مالا مال کرے۔

(سید سعید خالد زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ۔ ولنگڈن بلڈنگ شاہراہ عراق۔ صدر کراچی)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے ۴ر جنوری ۱۹۷۶ء (مطابق یکم محرم ۱۳۹۶ھ) کی صبح کو میرے پھوپھا جان مکرم منصور احمد صاحب وقار کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔

نومولودہ محترم شیخ سلامت علی صاحب بھاٹی دروازہ لاہور کی نواسی ہے اور محترم محمد اسمٰعیل صاحب فوقؔ مرحوم (برادرِ اصغر محترم مولوی محمد یعقوب صاحب طاہر مرحوم انچارج شعبۂ زودنویسی) کی پوتی ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ بچی کو لمبی، صالح اور با اقبال زندگی عطا کرے اور اسے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(زاہد خورشید۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میری اہلیہ امۃ الرحمٰن طیبہ کا اپریشن آج ۸ر جنوری بروز جمعرات لیڈی ولنگڈن ہسپتال لاہور میں ہو رہا ہے۔ احباب کرام سے اپریشن کی کامیابی نیز بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد نواز مومن۔ دفتر بیت المال۔ ربوہ)

(۲) خاکسار کے والد محترم محمد عبد الحق صاحب مجلہ امرتسری کچھ عرصہ سے بعارضہ بخار، نزلہ اور کھانسی بیمار ہیں۔ نیز ٹانگوں میں درد کی وجہ سے زیادہ چل پھر نہیں سکتے۔ خاکسار کی والدہ محترمہ بھی عرصہ سے بیمار ہیں

احباب جماعت سے دونوں کی کامل شفایابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(محمد انوار الحق گنج مغلپورہ۔ لاہور)

ضرورت کارکن

دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ کو ایک نوجوان ملازم جو لکھنا پڑھنا جانتا ہو اور ادویات بنانے کا شوق رکھتا ہو کی ضرورت ہے۔ صدر محلہ یا امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ تشریف لاویں۔

منیجر دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴